ننے پھول اور عید

از قلم: الشباء نور

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

(عید اسپیشل ناول)

"ہائے۔۔۔۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا پانچ دنوں کے بعد رمضان المبارک آرہا ہے۔" وریشہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے امی سے کہا تھا۔

"جی ہاں۔" امی سرہلاتے ہوئے وریشہ سے مخاطب ہوئی تھیں۔ وریشہ تو ایسے خوش تھی جیسے کسی بچے کو کھلونے کے آنے کی خوشی ہوتی ہے۔

"امی جی ! آج سالن میں کیا بنائوں؟" کمرے میں داخل ہوتے ہی اقرا نے سوال کیا تھا۔

"بیٹا کچن میں چاول بھگو کر آئی ہوں وہی بنا لو۔" اُس کی سمت دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔ جواب ملنے پر اقرا کچن کی طرف روانہ ہوئی تھی۔

"آپی رکیں۔۔۔۔" بہن کو جاتا دیکھتے ہوئے وریشہ فوراً سے بولی تھی۔

"جی؟" اقرا نے قدم روکے اور پیچھے مڑتے ہوئے کہا تھا۔

"آپی پانچ دنوں بعد رمضان ہے اور میں بہت خوش ہوں آپ دوبارہ سے مزے مزے کی چیزیں بنا کر کھلائیں گی۔" شرارتی مسکراہٹ چہرے پر نمایاں ہوئی تھی۔

"مذے۔۔۔۔۔ہائے مذے۔۔۔۔۔" اب کی بار منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"تمہیں مذے مذے کے کھانوں کی خوشی ہے یا پھر رمضان کے آنے کی؟" اقرا اُس کی بے تحاشا خوشی کو بھانپتے ہوئے بولی تھی۔ آج تو جیسے چاند آنگن میں اترا ہو، اُس کا مسکراتا چہرہ ہر طرف خوشیاں بکھیر رہا تھا۔

"پاگل۔" امی ہنستے ہوئے وریشہ کی بات پر بولی تھی۔

"ہاں نہ امی اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے میں تو دونوں ہی باتوں سے خوش ہوں ایک تو مزے مزے کی چیزیں کھانے کو ملیں گی اور دوسرا رمضان بھی آرہا ہے اور پھر عید کی تیاریاں واؤ۔۔۔۔ میں تو بہت ایکسائٹڈ ہوں۔" وہ سب کے ہنسنے پر تنقید کر رہی تھی جبکہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود کے چہرے پر سے مسکراہٹ کو جانے نہیں دے رہی تھی۔

"آپی آپ ایسا کریں پہلے سے ہی سموسے اور رول بنا کر فریزر میں رکھ دیں تاکہ بعد میں آپکو مشکل پیش نہ آئے۔" دماغ میں آئی گئی الجھنوں سے آزاد ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"ہائے میرے سموسے۔۔۔۔ ہائے میرے رول۔۔۔۔ پلیز آپی یہ چیزیں افطاری میں روزانہ ہونے چاہییے ہیں۔" معصوم بنتے ہوئے بعلی

"اچھا اچھا زمل کو آنے دو یہ ڈیوٹی میں اُس کی لگاتی ہوں، تم بے فکر رہو تمہیں تمہارے سموسے، رول، پکوڑے سب افطاری میں مل جائیں گے۔ اب زیادہ باتیں مت کرو چپ چاپ اپنا سبق یاد کرو ورنہ زمل آکر ڈانٹے گی کہ تم نے نہیں پڑھا ہے۔" عشرت بیگم اُسے زمل کے نام سے ڈراتے ہوئے بولی تھیں، وہ جانتی تھی وریشہ کی زبان کو تالہ صرف زمل کا نام لینے سے ہی لگ سکتا ہے۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"لو جی میری بیٹی کی کتنی لمبی عمر ہے، آگئی زمل اب وریشہ تمہاری خیر۔۔۔۔۔ نہیں ہے۔" ہنستے ہوئے کہا تھا۔ عشرت بیگم ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھیں، مگر اُن کا یوں زمل کے نام پر وریشہ کو تنگ کرنا اُسے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"السلام و علیکم !" زمل نے بستے کو ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہا تھا۔ سب نے سلام کا جواب دیا سوائے وریشہ کے وریشہ تو کتاب میں ایسے گم ہو گئی تھی جیسے وہ اس دنیا میں رہتی ہی نہیں ہے۔

"مانو تو پڑھائی میں ایسے گم ہے جیسے آج تو پوری کتاب ختم کر کے اٹھے گی۔" مانو وریشہ کا عرفی نام تھا، زمل نے باہر سے آتے ہوئے اندر کی گفتگو کو کافی حد تک سن لیا تھا، اُس کا انداز تنزیہ تھا۔ سب زمل کی بات پر ہنس پڑے تھے۔

NOVEL HUT

"میں بھی چھت پر رمضان المبارک کا چاند دیکھنے جاؤں گی، کیونکہ مجھے پتہ ہے چاند دیکھ کر جو دعا مانگو وہ فوراً قبول ہوتی ہے۔ آپ دیکھنا میں چاند بھی دیکھوں گی۔۔۔ بہت ساری دعائیں بھی مانگوں گی۔ امی پلیز! مجھے چھت پر

لے جائیں امی پلیز۔۔۔" چاند رات تھی سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے اور مانو کی فرمائشیں ہمیشہ کی طرح عروج پر تھیں۔

"زمل۔۔۔۔۔ کہاں ہو ؟ ادھر آؤ۔" مانو کی بات سن کر عشرت بیگم نے زمل کو آواز دی تھی۔

"امی یہاں پر آپی کو کیوں بلا رہی ہیں۔۔۔۔ وہ میری بات ٹالنے کے لیے مجھے پڑھائی پر لگا دیں گی اور مجھے چھت پر جانے نہیں دیں گی۔ امی میں نے آج چاند بھی دیکھنا ہے اور دعا بھی مانگی ہے۔"

"اچھا اچھا۔ چلو آؤ تمہیں میں چھت پر لے کے جاؤں اور چاند دکھاؤں۔" گال کھینچتے ہوئے کہا تھا۔پیار سمیٹنے کے بعد وریشہ جوتے پہنے بغیر چھت کی طرف روانہ ہوگئی تھی۔

"امی اب آ بھی جائیں۔" عشرت بیگم کو کسی قسم کی حرکت میں ملوث نہ پاتے ہوئے وہ فوراً سے بولی، وہ مستقل اپنی جگہ پر موجود تھیں۔ کچھ دیر کے بعد وہ بھی اُس کے ساتھ چھٹ پر چلی گئی چاند نظر آنے کے بعد سب ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہنے لگے تھے۔

"آپی سٹیٹس لگانے کی کیا ضرورت ہے سب کو پتہ ہے کہ رمضان آگیا ہے اور سب کو یہ بھی پتہ ہے کہ شیطان تیس دنوں کے لیے قید ہونے لگا ہے۔ آپ اپنے بارے میں بے شک نہ بتائیں سب کو پتہ ہے آپ نے قید ہو جانا ہے۔" سب کو رمضان مبارک بولنے کے بعد اقرا رمضان المبارک کا سٹیٹس لگا رہی تھی، اتنے میں مانو اقرا کی اس حرکت پر فوراً سے بولی تھی۔

"شرارتی۔۔۔۔" یہ سن کر سب ہنسنے لگے اقرا گال کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

"بچوں کا ہونا بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا ہے، اگر یہ ننے پھول آنگن میں نہ ہوں تو خوشیاں پھیکی لگتی ہیں۔"

سب نے نماز کے بعد تراویاں پڑھی، ابو اور بھائی سب مسجد کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

"میں بھی صبح روزہ رکھوں گی لیکن میں سحری میں چاکلیٹ کھاؤں گی۔" ہمیشہ کی طرح مانو اپنی شرارتوں سے باز نہ آئی اور ایک اور فرمائش سب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بولی تھی۔

"بیٹا سحری پیٹ بھر کر کرتے ہیں پورے دن کا روزہ ہوتا ہے چاکلیٹ کھانے سے پیٹ نہیں بھرتا ہے۔" مانو کی یہ بات سن کر عشرت بیگم نے خواب دیا

تھا۔ تمہیں میں روزہ مکمل ہونے کی خوشی میں افطاری کے بعد چاکلیٹ دوں گی۔ فوراً سے اس گبھرات سے آزاد ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا اچھا۔۔۔۔۔" مانو ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔ کوئی بات نہیں امی آپ سب بھی تو تحفہ لینے کے لیے صبر کرتے ہو ویسے ہی میں بھی آج چاکلیٹ کے لیے صبر کروں گی۔ ناک سکوڑتے ہوئے بولی تھی۔

اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سب نے اکٹھے مل کر سحری کر کے نماز ادا کی تھی۔ اس طرح مانو نے بھی سب کے ساتھ مل کر اپنا پہلا روزہ رکھا اور امی کو باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا وعدہ دیا تھا۔

"امی جی افطاری کو اور کتنا ٹائم رہتا ہے۔" عصر کا وقت آپہنچا تھا۔ مانو کے پیٹ میں گڑگڑ ہونا شروع ہو گئی تھی۔ بھوک لگنے کی وجہ سے جسم میں طاقت نہ رہی تھی، وہ ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔ مجھ سے تو اور صبر نہیں ہو رہا ہے۔

"بیٹا ! روزہ صبر کا نام ہے اور صبر کرنا ہی سکھاتا ہے۔" ایسا کرو جاؤ آپی زمل کے ساتھ مل کر افطاری بناؤ اس طرح تمہارا ٹائم بھی گزر جائے گا اور افطاری کا بھی وقت قریب آجائے گا۔ یہ سن کر امی اُس کے دل میں صبر کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے بولی تھیں۔ میری بہادر بیٹی قریب آکر عشرت بیگم نے مانو کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

"چلو چلو سب آجاؤ دسترخوان لگ گیا ہے۔ سب آکر دعا کرو۔" یہ سن کر سب دسترخوان کی طرف چلے گئے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے روزہ افطار کیا اور

اللہ کا بہت بہت شکر ادا کیا تھا۔ بھائی عبداللہ نے مانو کے پہلا روزہ رکھنے کی خوشی میں اُسے تحفہ دیا تھا۔

"شکر ہے۔۔۔۔ میرا روزہ پورا ہوا۔ میرے اللہ نے میری عزت رکھ لی۔"

مانو نے انعام لیتے ہوئے کہا تھا۔ اُسے عصر کا وقت یاد آیا تھا۔ سب مانو کی معصوم باتیں سن کر ہنسنے لگے تھے۔

○○○○○○○○○

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

دن گزرتے گئے ابھی پانچواں روزہ ہی تھا کہ مانو کو عید کی شاپنگ کی فکر لگ پڑی تھی۔

"امی جی۔۔۔۔ زرا سنیں تو آپ کو نہیں پتہ عید آنے کو اتنا کم وقت رہ گیا ہے، میں نے ابھی تک کپڑے بھی نہیں لیے ہیں۔ ہم شاپنگ پر کب جائیں گے؟" اُسے خریداری کی فکر لاحق ہوئی جس پر وہ نہایت معصومانہ انداز میں بولی تھی۔

"بیٹا صبر رکھو ابھی بہت ٹائم ہے آپ کے کپڑے آجائیں گے۔ آپ کے کپڑے نہ لا کر میں نے آسمان کو نیچے تھوڑی نا بلوانا ہے۔" ہنس کر بات کو اچھے سے بیان کیا تھا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔" مانو غصے سے بول کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ عشرت بیگم کو لگا شاید وہ اُن کی بات کا غصہ کر گئی ہے، لیکن تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ مانو دوبارہ اُن کے پاس آگئی تھی۔

"امی مسئلہ میرا نہیں میری گڑیا کا ہے اس کے کپڑے ختم ہو گئے ہیں۔ مجھے اپنے سے زیادہ اس کی ٹینشن ہے۔ اب آپ کو میرے ساتھ جلدی بازار جانا ہوگا ورنہ اسے ٹھنڈ لگتی رہے گی۔" تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنی گڑیا کے ساتھ ڈھیر ساری پریشانیوں کے ساتھ حاضر ہوئی تھی۔ میرے روزہ رکھنے پر بھائی نے مجھے انعام دیا اس کا بھی پہلا روزہ تھا کسی نے اس کو کچھ نہیں دیا اس کے تو کپڑے بھی نہیں ہیں۔ اُس کے چہرے پر مایوسی صاف ظاہر تھی۔

"اچھا اچھا یہ پکوڑا لو اور اپنی گڑیا کو کھلاؤ تاکہ اسے اور مزید ٹھنڈ نہ لگے، میں اس کے کپڑوں کا بھی بندوبست کرتی ہوں، لیکن اس سے پہلے مجھے افطاری بنانے دو۔" ہنسی کو بمشکل روک رکھا تھا۔

"اف۔۔۔۔۔یہ لڑکی بھی نا۔" سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے کچن سے جاتا دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ وریشہ کی شرارتوں سے گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔

سب کو رمضان کی وجہ سے چھٹیاں تھی سب اپنی چھٹیاں رمضان میں بہت اچھے سے گزار رہے تھے۔ رمضان میں سب اکٹھے ہو کر سحری اور افطاری کرتے، قرآن کے لیے بھی ایک وقت مقرر کر رکھا تھا اور نماز بھی وقت پر سب مل کر ادا کرتے تھے۔ گھر کا ماحول بہت اچھا تھا، ان سب میں زمل اُن کے ساتھ موجود ہوتی لیکن وہ ایک سنجیدہ مزاج کی لڑکی تھی، جس کی وجہ سے وہ اتنا گلتی ملتی نہیں تھی۔ اس بات کا مطلب یہ بھی تھا کہ رمضان کے بعد اُس کے پیپرز بھی تھے جس کی وجہ سے وہ اتنا ٹائم اپنے گھر والوں کے ساتھ نہیں گزارتی تھی۔

○○○○○○○○○○○

عید کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ کسی کی چوڑیاں، کسی کے کپڑے، کسی کی مہندی۔۔۔ کچھ نہ کچھ سب کا آہستہ آہستہ مکمل ہو رہا تھا۔ عید کو لے کر سب کی خوشی ایک طرف تھی لیکن مانو کا تو الگ ہی انداز تھا، اُس کو نئے کپڑوں کی بہت خوشی تھی اور سب سے زیادہ اس بات کی خوشی تھی کہ اُس کی گڑیا کے کپڑے بھی اُسی کے جیسے ہوں گے۔ وہ عید پر سب سے پیسے لینے پر بھی بہت خوش تھی کیونکہ وہ گھر میں سب سے چھوٹی تھی۔

تقریباً سب کی تیاریاں ہو گئی تھی اور اب عید کو صرف چار دن رہ گئے تھے۔

عبادتیں عروج پر تھی اور اب آپی اقرا نے اپنی ساری تیاری مکمل کر کے آخری کے تین دن اعتکاف بیٹھنے کا فیصلہ کیا، جس پر مانو فوراً سے بولی۔۔!

"آپی میں نے تو مذاق کیا تھا آپ تو شیطان کی طرح سچ میں غائب ہونے لگی

ہیں" یہ سن کر سب اُس کی احمق سی بات پر ہنسے تھے۔ آپ سب کیوں ہنس رہے ہیں؟ میرا درد سمجھو۔۔۔۔۔ "اب مجھے کون مہندی لگائے گا ہائے۔۔۔۔ میری مہندی۔" حیرت انگیز انداز میں بولی تھی۔

"تمہارا تو کوئی نہ کوئی مسئلہ ہمیشہ ہی رہتا ہے۔" عشرت بیگم مانو کو گھورتے ہوئے بولی تھیں۔

○○○○○○○○○○

NOVEL HUT

روزانہ کی طرح ہر کام اپنے مقررہ وقت پر ہو رہا تھا۔ چاند رات کا دن بھی آگیا، اور صبح کا سب سے زیادہ مانو کو انتظار تھا۔ وہ اس انتظار میں تھی کہ آج چاند نظر آجائے تاکہ کل عید ہو اور وہ اپنے نئے نئے کپڑے پہننے کے ساتھ ہی گڑیا کو بھی نئے نئے کپڑے پہنائے۔ مغرب کی نماز کے بعد ایسا منظر تھا جیسے سب

کی نظریں ٹی وی پر لگی ہوئی ہوں، سب بڑی دلچسپی سے خبریں دیکھ رہے اور کل عید ہونے کے اعلان کا انتظار کر رہے تھے۔ جہاں عید کی خوشی تھی وہاں ہی مبارک مہینے کے جانے کا غم بھی تھا۔

آخرکار ! انتظار ختم ہوا اور خبروں پر عید کے چاند کی مبارک باد دی جا رہی تھی کہ سب کو عید کا چاند بہت بہت مبارک ہو۔ یہ سن کر سب کی خوشی اپنی جگہ تھی لیکن مانو بہت زیادہ خوش تھی اور سب سے ! سب سے اٹھ کر گلے ملی تھی۔

"سب سے پہلے میں نے عید کا چاند مبارک بولا ہے۔ آپ سب کو چاند کے منہ سے عید کا چاند بہت بہت مبارک ہو۔" اُس کا انداز کافی شرمیلا تھا۔

عید کے چاند کی خبر سن کر سب نے مل کر آپی اقرا کو اعتکاف سے اٹھایا اور امی نے منہ میٹھا کرتے ہوئے عید کے چاند اور اعتکاف دونوں کی مبارک باد دی تھی۔

"آپی۔۔۔۔ مہندی !" تھوڑی دیر کے بعد قدم بڑھاتے ہوئے مانو آپی اقرا کے پاس مہندی لے کر گئی تھی جیسے وہ تین دن سے اسی انتظار میں تھی۔

اسی طرح سب نے اپنے کام وقت پر ختم کیے اور سونے کی تیاری میں مشغول ہوئے تھے، لیکن زمل موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھی، اُس کا اپنے دوستوں کو عید مبارک کہنا ایسے فرض تھا جیسے رمضان میں روزے رکھنا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○

صبح ہوئی ابو اور بھائی عید کی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد گئے تھے۔ ان کے آنے تک امی نے میٹھا بنا کر رکھ دیا تھا۔

"امی جان اپ کو میٹھی عید بہت بہت مبارک ہو۔" گھر واپس لوٹتے ہی دونوں بھائی امی کے گلے لگ کر بولے تھے۔

"خیر مبارک بیٹا۔" وہ بھی اپ دونوں کو پیار دینے میں مصروف ہوئی تھیں۔

"آپ سب کو بھی عید بہت بہت مبارک ہو، چلیں اب نکالیں میری عیدی۔۔۔۔" ان سب کی باتیں سن کر مانو کی نیند میں خلل آیا تھا، وہ نیند سے بیدار ہو کر باہر آئی اور اپنے بھائیوں سے عیدی لینے کی خواہش مند ہوئی تھی۔

"بیٹا پہلے آپ تیار ہو جاؤ، پھر آپ اپنے بابا کے پاس عیدی لینے کے لیے آنا۔" یہ بات سن کر ابو فوراً سے بولے تھے۔ وہ اپنی ننی کلی کو نئے کپڑوں کے سنگ مزید خوش دیکھنا چاہتے تھے۔ بھائیوں کا بھی یہی جواب تھا۔

دونوں بہنوں نے آٹھ کر سب سے پہلے کام مکمل کیے اور فرصت ملتے ہی مانو کو تیار کیا تھا۔ پھر سب نے مل کر ساتھ ناشتہ کیا اور میٹھی عید کے موقع پر سب نے مل کر میٹھا کھایا تھا۔ اس طرح ان کی صبح کا آغاز بہت خوبصورت ہوا تھا۔ سب تیار ہوئے مانو کے بولنے پر سب باہر گھومنے گئے تھے۔ سب نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہمیشہ کی طرح خوب اچھا وقت گزارا تھا۔

NOVEL HUT

ہمیں چاہیے کہ ہم اس میٹھی عید کے موقع پر خوشیاں بانٹیں اور اپنے لہجوں کو میٹھا رکھیں تاکہ کسی کو ہمارے سے کوئی تکلیف نہ ہو، آپ سب کو بھی عید اور عید کی خوشیاں مبارک ہوں۔

♥♡♥♡♥♡♥♡♥♡♥♡♥♡

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here.

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :alishba noor